از راحیل قاضی

خواتین کی عالمی کانفرنسیں اور ان کے مقاصد

چند سال پہلے قاہرہ اور بیجنگ میں منعقد ہونے والی خواتین کی عالمی کانفرنس کے بعد خواتین کے حقوق اور مرد و عورت میں مساوات کے عنوان سے اقوام متحدہ کے اداروں اور بین الاقوامی لابیوں کی مہم میں جو تیزی آئی ہے اس کے اثرات خاص طور پر مسلم ممالک میں محسوس کیے جا رہے ہیں جہاں نکاح' طلاق' وراثت اور دیگر معاملات میں قرآن و سنت کے احکام و قوانین کو تبدیل کر کے انہیں اقوام متحدہ اور مغربی ممالک کے معیار کے مطابق ڈھالنے کے لیے مسلم حکومتوں پر دباؤ مسلسل بڑھ رہا ہے اور کئی ممالک میں اس دباؤ کے تحت شرعی قوانین میں رد و بدل کا عمل شروع ہوگیا ہے۔ اس پس منظر میں پانچ سے سات جون ۲۰۰۰ء کو نیویارک میں منعقد ہونے والی خواتین کی عالمی کانفرنس کے حوالہ سے راحیل قاضی کا یہ معلوماتی مضمون قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے' عالم اسلام کے علمی و دینی اداروں سے ہماری گزارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں سنجیدہ طرز عمل اختیار کریں اور قاہرہ کانفرنس اور بیجنگ کانفرنس کے فیصلوں کا از سر نو مطالعہ کر کے ان کی روشنی میں نیویارک کانفرنس سے قبل عالمی سطح پر ان مسائل پر ٹھوس علمی و دینی موقف کے اظہار کا اہتمام کریں۔ (ادارہ)

(۱) بیجنگ پلس ۵

یہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اس خصوصی سیشن کا نام ہے جس میں اقوام عالم کے خصوصی نمائندوں کو اس بات پر غور کرنے کے لیے اکٹھا کیا جاتا ہے کہ انہوں نے بیجنگ میں عورت کے لیے جو لائحہ عمل تجویز کیا تھا اس پر اقوام عالم نے کتنا عمل کیا ہے اور اس سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے۔

(۲) عورت کے بارے میں عالمی کانفرنسیں

عورت کے بارے میں پہلی عالمی کانفرنس ۱۹۷۵ء میں' دوسری عالمی کانفرنس کوپن ہیگن میں ۱۹۸۰ء میں' تیسری عالمی کانفرنس ۱۹۸۵ء میں نیروبی اور چوتھی عالمی کانفرنس ۱۹۹۵ء میں بیجنگ میں منعقد ہوئی۔

(۳) بیجنگ کا پلیٹ فارم فار ایکشن

بیجنگ میں ایک پلیٹ فارم فار ایکشن یعنی آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا گیا جس میں عورت کے حوالے سے ۱۲ میدان کار مختص کیے گئے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ غربت ۲۔ تعلیم ۳۔ حفظان صحت ۴۔ عورتوں پر تشدد ۵۔ مسلح تصادم ۶۔ معاشی عدم مساوات ۷۔ اداروں کا نظام ۸۔ عورت کے انسانی حقوق ۹۔ مواصلاتی نظام خصوصاً" ذرائع ابلاغ ۱۰۔ ماحول اور قدرتی وسائل ۱۱۔ چھوٹی بچی ۱۲۔ اختیارات اور فیصلہ سازی

(۴) کب اور کہاں

اب ۵ سے ۹ جون تک نیویارک میں بیجنگ + ۵ جو کہ بیجنگ کانفرنس کے ۵ سال بعد ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اور اس میں اقوام متحدہ کے ممبر ملکوں کے حکومتی وفود کے علاوہ غیر سرکاری تنظیموں کے وفود بھی شریک ہو رہے ہیں۔ اگرچہ یہ اتنے بڑے پیمانے کی کانفرنس نہیں ہے جیسا کہ بیجنگ کانفرنس تھی مگر اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ اس میں سارے معاہدوں کی توثیق کی جائے گی۔

(۵) اس کانفرنس کا عنوان ہے

2000 : GENDER EQUALITY DEVELOPMENT WOMEN
AND PEACE IN THE 21st CENTURY

۲۰۰۰ء کی خواتین اور اکیسویں صدی میں صنفی مساوات' امن اور ترقی

(۶) کون شرکت کر سکتا ہے

چونکہ یہ اقوام متحدہ کا ایک خصوصی اجلاس ہے اس لیے اس میں اقوام متحدہ کے ممبر ملکوں کے وفود اور وہ غیر سرکاری تنظیمیں جو کہ Status Ecosoc کی اہل ہیں۔ وہ شرکت کر سکتی ہیں۔ Ecossoc' اقوام متحدہ کی معاشی اور معاشرتی کونسل ہے جو کہ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ آپ اس کانفرنس میں شریک ہونے کے اہل ہیں یا نہیں۔

عالمی تیاریاں

اس کانفرنس کے لیے عالمی تیاریاں تو ۱۹۹۵ء کے بعد سے ہی شروع ہوگئی تھیں۔ مگر ۱۹۹۹ء میں اور ۲۰۰۰ء کے شروع میں اس کی تیاریاں عروج پر پہنچ گئیں جبکہ ہر مہینے اس سلسلے کی کوئی نہ کوئی علاقائی کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس سلسلے میں تیاریوں کی کانفرنس یعنی Prep-Com منعقد کی گئیں

اور ایک آج کل نیویارک میں ہو رہی ہے۔

۱۔ پہلی Prep-Com ۱۵ سے ۱۹ مارچ ۱۹۹۹ء نیویارک میں منعقد کی گئی۔

۲۔ ایشیا پیسفک میٹنگ ۱۱ سے ۱۲ جون پینانگ میں

۳۔ ساؤتھ ایشیا سب ریجنل N.G.O میٹنگ ۱۱ سے ۱۴ اگست کھٹمنڈو میں

۴۔ ایشیا پیسفک N.G.O سمپوزیم ۳۱ سے ۴ ستمبر بنکاک میں

۵۔ اور بڑی سطح کی وزارتی کانفرنس ۲۶ سے ۲۹ اکتوبر بنکاک میں

۶۔ Lobbying Training ورکشاپ ۲۸ سے ۲۹ جنوری ۲۰۰۰ء کھٹمنڈو میں

۷۔ اور دوسری Prep-Com ۲۷ فروری سے ۱۷ مارچ ۲۰۰۰ء تک نیویارک میں منعقد ہوئی ہے۔

مسلمان عورت کیا کرے؟

اگرچہ ان کانفرنسوں میں بڑی تعداد میں مسلمان عورتوں نے شرکت کی مگر بد قسمتی سے وہ اپنے دین کو اس انداز میں سمجھتی ہیں جیسا کہ مغرب ان کو سمجھانا چاہتا ہے۔ ان میں اکثریت اس بات سے لاعلم ہے کہ ہمیں دام فریب میں پھنسایا جا رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کی خوبصورتی کو اپنی ان لاعلم بہنوں اور ساری دنیا کی سسکتی عورت کے سامنے لایا جائے کہ جن حقوق اور رعایتوں کے لیے آج تم ماری ماری در در کی ٹھوکریں کھا رہی ہو وہ ۱۴۰۰ سال پہلے محسن انسانیت نے تمہاری جھولی میں ڈال دیے تھے۔ تمہیں وہ سارے حقوق بن مانگے ہی عطا کر دیے تھے جن کے لیے آج کشکول گدائی لیے پھر رہی ہو۔ مگر یہ زیادہ آسان کام نہیں۔ آج کی مسلمان عورت کو جدید علم کے ہتھیار سے مسلح ہو کر اور اپنے اسلاف سے رشتہ جوڑتے ہوئے جدید اور قدیم زمانوں کے آقا ﷺ کے نقش پا پر اعتماد سے قدم اٹھانے ہوں گے تا کہ نئی صدی میں شیطان کے چیلنجوں کا مقابلہ کر کے اسے مسلمان عورت کی باوقار صدی بنا سکیں۔

اس سلسلے کی مزید معلومات مندرجہ ذیل ویب سائٹس سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

Official Documents

http://www.un.org/womenwatch

Preview 2000

http://www.gn.apcorg/apewomen

قیامت کی نشانیاں

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے قیامت کی علامتوں اور نشانیوں کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اے ابن مسعودؓ! قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ

--- ○ اولاد نافرمانی کے باعث غم و غصہ کا باعث بن جائے گی۔

--- ○ بارش کے باوجود گرمی ہوگی۔

--- ○ بدکاروں اور شریروں کا طوفان بپا ہوگا۔

--- ○ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔

--- ○ امانت دار کو خائن اور خیانت کرنے والے کو امین بتایا جائے گا۔

--- ○ رشتہ داروں سے تعلق توڑا جائے گا اور غیروں سے جوڑا جائے گا۔

--- ○ ہر قبیلے کے قیادت منافق کے ہاتھ میں اور بازار کی قیمت بدکار کے ہاتھ میں ہوگی۔

--- ○ مومن کو اپنے قبیلے میں بھیڑ بکری سے بھی حقیر سمجھا جائے گا۔

--- ○ محرابیں سجائی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے۔

--- ○ مرد' مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے جنسی تعلق قائم کریں گی۔

--- ○ مسجدوں کے احاطے عالیشان بنائے جائیں گے اور اونچے اونچے منبر رکھے جائیں گے۔

--- ○ دنیا کے ویرانوں کو آباد اور آبادیوں کو ویران کیا جائے گا۔

--- ○ گانے بجانے کا سامان عام ہوگا اور شراب نوشی کا دور دورہ ہوگا۔

--- ○ پولیس والوں' عیب جیسوں' غیبت کرنے والوں اور طعنہ بازوں کی بہتات ہوگی۔

--- ○ ناجائز اولاد کی کثرت ہوگی۔

(کنز العمال ص ۲۲۳ ج ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

--- ○ لوگوں پر بہت سے سال ایسے آئیں گے جن میں دھوکہ ہی دھوکہ ہوگا۔

--- ○ جھوٹے کو سچا اور سچ کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔

--- ○ بد دیانت کو دیانت دار اور دیانت دار کو بد دیانت تصور کیا جائے گا اور

--- ○ نا اہل اور بے حیثیت لوگ عوام کے معاملات میں رائے زنی کرنے لگیں گے۔

(ابن ماجہ ص ۲۹۳)